احادیث شفاعت
از: مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی علیہ الرحمہ
باہتمام: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی
ناشر
مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ، توپسیا
آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِسْمَاعُ الْاَرْبَعِیْنَ فِیْ شَفَاعَةِ سَیِّدِ الْمَحْبُوْبِیْنَ

# احادیث شفاعت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی قدس سرہ

باہتمام: مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

۶ رتالتلہ لین، کلکتہ۔۱۴ فون: 09830367155

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

# پیغام

مورخہ ۱۷رفروری ۲۰۱۰

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ومسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق وتحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق وشوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ "تبلیغ سیرت" کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری

خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف

حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India
Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا شفیع ہونا کس حدیث سے ثابت ہے؟ بَیِّنُوْا تُوْجَرُوْا (بیان فرمائیے اجر دیے جاؤ گے۔ت)

## الجواب:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ البَصِیرِ السَّمِیعِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الْبَشِیرِ الشَّفِیعِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کُلَّ مَسَآءٍ وَسَطِیْعٍ۔

سب تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے جو دیکھنے والا سننے والا ہے، اور درود وسلام نازل ہو بشارت دینے والے شفاعت کرنے والے پر اور اس کے آل واصحاب پر ہر شام کو اور ہر صبح کو۔(ت)

سُبْحَانَ اللّٰہِ ! ایسے سوال سُن کر تعجب آتا ہے کہ مسلمان و مدعیان سنیت اور ایسے واضح عقائد میں تشکیک کی آفت، یہ بھی قُربِ قیامت کی ایک علامت ہے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

احادیث شفاعت بھی ایسی چیز ہیں جو کسی طرح چُھپ سکیں۔بیسیوں صحابہ، صدہا تابعین، ہزارہا محدثین ان کے راوی، حدیث کی ہرگونہ کتابیں صحاح، سُنن، مَسانید، مَعاجیم، جوامع، مُصنّفات، ان سے مالامال۔اہلِ سُنّت کا ہر متنفس یہاں تک کہ زنان واطفال بلکہ دہقانی جُہّال بھی اس عقیدے سے آگاہ۔خدا کا دیدار، محمد کی شفاعت ایک ایک بچے کی زبان پر جاری۔صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَارَکَ وَشَرَّفَ وَمَجَّدَ وَکَرَّمَ۔

فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے رسالہ "سَمْعٌ وَطَاعَۃٌ لِاَحَادِیْثِ الشَّفَاعَۃِ" میں بہت کثرت سے احادیث کی جمع و تلخیص کی، (یہاں) بہ نہایت اجمال صرف چالیس حدیثوں کی طرف اشارت اور ان سے پہلے چند آیات قرآنیہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

# الآیات

آیت اولیٰ [۱] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔ [۱] قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں بھیجے۔

حدیث شریف میں ہے، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی گئی، مقام محمود کیا چیز ہے؟ فرمایا: ھُوَ الشَّفَاعَۃُ [۲] وہ شفاعت ہے۔

آیت ثانیہ [۲] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی [۳] اور قریب تر ہے تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

دیلمی مُسند الفردوس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، جب یہ آیت اتری، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَنْ لَّا اَرْضٰی وَوَاحِدٌ مِنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ [۴] یعنی جب اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی کر دینے کا وعدہ فرماتا ہے تو میں راضی نہ ہوں گا اگر میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ۔

طبرانی معجم اوسط اور بزار مُسند میں جناب مولیٰ المسلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اَشْفَعُ لِاُمَّتِیْ حَتّٰی یُنَادِیْنِیْ رَبِّیْ أَرَضِیْتَ یَامُحَمَّدُ فَاَقُوْلُ اَیْ رَبِّ قَدْ

---

[۱] القرآن الکریم ۱۵/۷۶

[۲] جامع الترمذی، ابواب التفسیر، سورہ بنی اسرائیل، امین کمپنی دہلی، ۲/۱۴۲

[۳] القرآن الکریم ۹۳/۵

[۴] مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت آیۃ ۹۳/۵۔ المطبعۃ البھیۃ المصریۃ مصر ۳۱/۲۱۳

رَضِیۡتُ [1] میں اپنی اُمّت کی شفاعت کروں گا یہاں تک کہ میرا رب پکارے گا اے محمد! تو راضی ہوا؟ میں عرض کروں گا، اے رب میرے! میں راضی ہوا۔

آیت ثالثہ: [۳] قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا): وَاسۡتَغۡفِرۡ لِذَنۡبِکَ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتِ [۲] اے محبوب! اپنے خاصوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوات والتسلیم کو حکم دیتا ہے کہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہ مجھ سے بخشواؤ، اور شفاعت کا ہے کا نام ہے!

آیت رابعہ: [۴] قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

وَلَوۡ اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَھُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا [۳] اور اگر وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تیرے پاس حاضر ہوں، پھر خدا سے استغفار کریں اور رسول ان کی بخشش مانگے تو بے شک اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

اِس آیت میں مسلمانوں کو ارشاد فرماتا ہے کہ گناہ کرکے اس نبی کی سرکار میں حاضر ہو اور اس سے درخواستِ شفاعت کرو، محبوب تمہاری شفاعت فرمائے گا تو ہم یقیناً تمہارے گناہ بخش دیں گے۔

آیت خامسہ: [۵] قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا):

"وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَکُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَھُمۡ" [۴] جب

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۲۰۸۳ مکتبۃ المعارف ریاض ۳/۴۴
الترغیب والترہیب، کتاب البعث، فصل فی الشفاعۃ، مصطفی البابی مصر ۴/۴۴۶
الدر المنثور، تحت آیہ ۹۳/۵، مکتبہ آیت اللہ العظمی قم ایران، ۶/۳۶۱

[۲] القرآن الکریم ۴۷/۱۹

[۳] القرآن الکریم ۴/۶۴

[۴] القرآن الکریم ۶۳/۵

ان منافقوں سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت مانگیں تو اپنے سر پھیر لیتے ہیں۔

اِس آیت میں منافقوں کا حال بدمآل ارشاد ہوا کہ وہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شفاعت نہیں چاہتے، پھر جو آج نہیں چاہتے وہ کل نہ پائیں گے۔ اللہ دنیا وآخرت میں ان کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
منکر آج ان سے التجا نہ کرے

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی شَفِیۡعِ الۡمُذۡنِبِیۡنَ وَ آلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَحِزۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۔ اللہ تعالیٰ درود نازل فرمائے گنہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے پر اور ان کی آل، اصحاب اور تمام اُمّت پر۔ (ت)

## الاحادیث

شفاعتِ کُبریٰ کی حدیثیں جن میں صاف صریح ارشاد ہوا کہ عرصاتِ محشر میں وہ طویل دن ہوگا کہ کاٹے نہ کٹے اور سروں پر آفتاب اور دوزخ نزدیک۔ اس دن سورج میں دس برس کامل کی گرمی جمع کریں گے اور سروں سے کچھ ہی فاصلہ پر لا رکھیں گے، پیاس کی وہ شدت کہ خدا نہ دکھائے، گرمی وہ قیامت کی کہ اللہ بچائے، بانسوں پسینہ زمین میں جذب ہوکر اوپر چڑھے گا یہاں تک کہ گلے گلے سے بھی اونچا ہوگا، جہاز چھوڑیں تو بہنے لگیں، لوگ اس میں غوطے کھائیں گے، گھبرا گھبرا کر دل گلے تک آجائیں گے۔

لوگ ان عظیم آفتوں میں جان سے تنگ ہوکر شفیع کی تلاش میں جابجا پھریں گے۔ آدم ونوح، خلیل وکلیم ومسیح علیہم الصلوۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوکر جواب صاف سنیں گے۔ سب انبیا فرمائیں گے ہمارا یہ مرتبہ نہیں، ہم اس لائق نہیں، ہم سے یہ کام نہ نکلے گا۔ نفسی نفسی، تم اور کسی کے پاس جاؤ۔ یہاں تک کہ سب کے بعد حضور پرنور خاتم النبین، سید الاولین و الآخرین، شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے

ـ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اَنَا لَھَا اَنَا لَھَا[1] فرمائیں گے۔ یعنی میں ہوں شفاعت کے لیے، میں ہوں شفاعت کے لیے۔

پھر اپنے ربِّ کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے، ان کا رب تبارک وتعالٰی ارشاد فرمائے گا:

یَامُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَہٗ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ[2]

اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور عرض کرو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں عطا ہوگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہے۔

یہی مقام محمود ہوگا جہاں تمام اولین وآخرین میں حضور کی تعریف وحمد وثنا کا غُل پڑ جائے گا اور موافق ومخالف سب پر کھل جائے گا۔ بارگاہ الٰہی میں جو وجاہت ہمارے آقا کی ہے کسی کی نہیں اور مالک عظیم جل جلالہ کے یہاں جو عظمت ہمارے مولٰی کے لیے ہے کسی کے لیے نہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ت) اسی لیے اللہ تعالٰی اپنی حکمت کاملہ کے مطابق لوگوں کے دلوں میں ڈالے گا کہ پہلے اور انبیائے کرام کے پاس جائیں اور وہاں سے محروم پھر کر ان کی خدمت میں حاضر آئیں تاکہ سب جان لیں کہ منصب شفاعت اسی سرکار کا خاصہ ہے۔ دوسرے کی مجال نہیں کہ اس کا دروازہ کھول سکے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ت)

یہ حدیثیں صحیح بخاری وصحیح مسلم تمام کتابوں میں مذکور اور اہل اسلام میں معروف ومشہور ہیں، ذکر کی حاجت نہیں کہ بہت طویل ہیں، شک لانے والا اگر دو حرف بھی پڑھا ہو تو مشکوۃ شریف کا اردو میں ترجمہ منگا کر دیکھ لے یا کسی مسلمان سے کہے کہ پڑھ کر

---

[1] البدایہ والنہایہ، ذکر ثناء اللہ ورسولہ الکریم علٰی عبدہ وخلیلہ ابراہیم، مکتبۃ المعارف بیروت، ۱/ ۱۷۱
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ الخ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۱۱۰

[2] صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب قول اللہ تعالٰی ولقد ارسلنا نوحا الخ قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۴۷۰

سنادے اور انہیں حدیثوں کے آخر میں یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ شفاعت کرنے کے بعد حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخششِ گنہ گاران کے لیے بار بار شفاعت فرمائیں گے اور ہر دفعہ اللہ تعالیٰ وہی کلمات فرمائے گا اور حضور ہر مرتبہ بے شمار بندگانِ خدا کو نجات بخشیں گے۔

میں ان مشہور حدیثوں کے سوا ایک اربعین یعنی چالیس حدیثیں اور لکھتا ہوں جو گوشِ عوام تک کم پہونچی ہوں، جن سے مسلمانوں کا ایمان ترقی پائے، منکر کا دل آتش غیظ میں جل جائے بالخصوص جن سے اس ناپاک تحریف کا رد شریف ہو جو بعض بددینوں، خدانا ترسوں، ناحق کوشوں، باطل کیشوں نے معنی شفاعت میں کیں اور انکار شفاعت کے چہرہ نجس چھپانے کو ایک جھوٹی صورت نام کی شفاعت دل سے گڑھی۔

ان حدیثوں سے واضح ہوگا کہ ہمارے آقائے اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کے لیے متعین ہیں، انہی کی سرکار بیکس پناہ ہے، انہی کے در سے بے یاروں کا نباہ ہے، نہ جس طرح ایک بدمذہب کہتا ہے کہ جس کو چاہے گا اپنے حکم سے شفیع بنادے گا۔ یہ حدیثیں ظاہر کریں گی کہ ہمیں خدا ورسول نے کان کھول کر شفیع کا پیارا نام بتادیا اور صاف فرمایا کہ وہ محمد رسول اللہ ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نہ یہ کہ بات گول رکھی ہو جیسے ایک بدبخت کہتا ہے کہ اسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے جس کو وہ چاہے ہمارا شفیع کردے۔

یہ حدیثیں مژدۂ جانفزا دیں گی کہ حضور کی شفاعت نہ اس کے لیے ہے جس سے اتفاقاً گناہ ہو گیا ہو اور وہ اس پر ہر وقت نادم و پریشان و ترساں ولرزاں ہے، جس طرح ایک دُزدِ باطن کہتا ہے کہ چور پر تو چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سو اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے۔ نہیں نہیں ان کے رب کی قسم جس نے انہیں شفیع المذنبین کیا، ان کی شفاعت ہم جیسے روسیاہوں، پُرگناہوں، سیاہ کاروں، ستم گاروں کے لیے ہے جن کا بال بال گناہ میں بندھا ہے جن کے نام سے گناہ بھی ننگ و عار رکھتا ہے۔ ع

ترسم آلودہ شود دامنِ عصیاں از من

(میں ڈرتا ہوں کہ گناہوں کا دامن میری وجہ سے آلودہ ہوجائے گا۔ت)

وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی الشَّفِیْعِ الْجَمِیْلِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِاُلُوْفِ التَّبْجِیْلِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اور اللہ تعالٰی ہمارے لیے کافی ہے اور کیا ہی خوب کارساز ہے اور درود وسلام نازل ہو جمال والے شفیع پر اور ان کے آل واصحاب پر ہزاروں تعظیم وتکریم کے ساتھ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

(حدیث ۱۔۲) امام احمد بسندِ صحیح اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما اور ابنِ ماجہ حضرت ابوموسٰی اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"خُیِّرْتُ بَیْنَ الشَّفَاعَۃِ وَبَیْنَ اَنْ یُّدْخَلَ نِصْفُ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَۃَ لِاَنَّھَا اَعَمُّ وَاَکْفٰی اَتَرَوْنَھَا لِلْمُتَّقِیْنَ لَا وَلٰکِنَّھَا لِلْمُذْنِبِیْنَ الْخَطَّائِیْنَ الْمُتَلَوِّثِیْنَ"[۱]

ترجمہ: اللہ تعالٰی نے مجھے اختیار دیا کہ یا تو شفاعت لو یا یہ کہ تمہاری آدھی امّت جنّت میں جائے، میں نے شفاعت لی کہ وہ زیادہ تمام اور زیادہ کام آنے والی ہے۔ کیا تم یہ سمجھ لیے ہو کہ میری شفاعت پاکیزہ مسلمانوں کے لیے ہے؟ نہیں! بلکہ وہ ان گناہ گاروں کے واسطے ہے جو گناہوں میں آلودہ اور سخت خطاکار ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(حدیث ۳) ابن عدی حضرت امّ المؤمنین امّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

[۱] سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ایچ، ایم، سعید کمپنی کراچی، ص: ۳۲۹
مسند احمد بن حنبل، عن عبداللہ بن عمر، المکتب الاسلامی بیروت، ۲/ ۷۵

"شَفَاعَتِیْ لِلْھَالِکِیْنَ مِنْ اُمَّتِیْ"[1]

ترجمہ: میری شفاعت میرے ان امتیوں کے لیے ہے جنہیں گناہوں نے ہلاک کرڈالا۔

حق ہے اے شفیع میرے، میں قربان تیرے، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكَ

(حدیث ۴تا۸) حضرت ابوداؤد و ترمذی و ابن حبّان و حاکم و بیہقی بافادۂ تصحیح حضرت انس بن مالک اور ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبّان و حاکم حضرت جابر بن عبداللہ اور طبرانی، معجمِ کبیر میں حضرت عبداللہ بن عبّاس اور خطیبِ بغدادی حضرت عبداللہ ابن عمر فاروق و حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ"[2]

ترجمہ: میری شفاعت میری اُمّت میں ان کے لیے ہے جو کبیرہ گناہ والے ہیں۔

(حدیث ۹) ابوبکر احمد بن علی بغدادی حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ اُمَّتِیْ"

ترجمہ: میری شفاعت میرے گنہگار اُمتیوں کے لیے ہے۔

ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی "وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ، اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو" فرمایا: "وَ اِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِی الدَّرْدَاءِ "[3] (اگرچہ زانی ہو اگرچہ چور ہو برخلاف خواہش ابودردا کے)۔

(حدیث ۱۰و۱۱) طبرانی و بیہقی حضرت بریدہ اور طبرانی معجمِ اوسط میں حضرت انس رضی

---

[1] الکامل لابن عدی، ترجمہ عمرو بن المخرم، دارالفکر بیروت، ۱۸۰۱/۵

کنز العمال، حدیث ۳۹۰۷۳، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۴۰۱/۱۴

[2] سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب ذکر الشفاعۃ، ایچ، ایم، سعید کمپنی کراچی، ص: ۳۲۹

[3] تاریخ بغداد، ترجمہ محمد بن ابراہیم الغازی ابن البصری، دارالکتاب العربی بیروت، ۴۱۶/۱

اللہ تعالٰی عنہ سے راوی ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنِّی لَاَشْفَعُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لِاَکْثَرَ مِمَّا عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَ حَجَرٍ وَ مَدَرٍ"[1]

ترجمہ: یعنی روئے زمین پر جتنے پیڑ، پتھر، ڈھیلے ہیں، میں قیامت میں ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت فرماؤں گا۔

(حدیث:۱۲) بخاری، مسلم، حاکم، بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، وَاللَّفْظُ لِھٰذَیْنِ (اور لفظ حاکم وبیہقی کے ہیں) حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"شَفَاعَتِیْ لِمَنْ شَھِدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُخْلِصاً یُّصَدِّقُ قَلْبُہٗ لِسَانَہٗ"[2]

ترجمہ: میری شفاعت ہر کلمہ گو کے لیے ہے، جو سچے دل سے کلمہ پڑھے کہ زبان کی تصدیق دل کرتا ہو۔

(حدیث،۱۳) احمد، طبرانی و بزار حضرت معاذ بن جبل وحضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی، حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنَّھَا اَوْسَعُ لَھُمْ وَھِیَ لِمَنْ مَاتَ وَلَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا"[3]

ترجمہ: شفاعت میں اُمّت کے لیے زیادہ وُسعت ہے کہ وہ ہر شخص کے واسطے ہے، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، یعنی جس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

(حدیث،۱۴) طبرانی معجم اوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اٰتِیْ جَھَنَّمَ فَاَضْرِبُ بَابَھَا فَیُفْتَحُ لِیْ فَاَدْخُلُھَا فَاَحْمَدُ اللّٰہَ مَحَامِدَ مَاحَمِدَہٗ اَحَدٌ قَبْلِیْ مِثْلَھَا وَلَایَحْمَدُہٗ اَحَدٌ بَعْدِیْ مِثْلَہٗ ثُمَّ

---

[1] مسند احمد بن حنبل، عن بریدہ الاسلمی، المکتب الاسلامی بیروت، ۵/۳۴۷

[2] المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، شفاعتی لمن شھد الخ، دارالفکر بیروت، ۱/۷۰

[3] مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب ماجاء فی الشفاعۃ، دارالکتاب بیروت، ۱۰/ ۳٦۸ و ۳٦۹

اُخْرِجُ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُخْلِصاً"[1]

ترجمہ: میں جہنم کا دروازہ کھلوا کر تشریف لے جاؤں گا وہاں خدا کی تعریفیں کروں گا، ایسی نہ مجھ سے پہلے کسی نے کی، نہ میرے بعد کوئی کرے، پھر دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے خالص دل سے "لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ" کہا۔

(حدیث ۱۵) حاکم بافادۂ تصحیح اور طبرانی و بیہقی حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"يُوضَعُ لِلْاَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِىْ لَآ اَجْلِسُ عَلَيْهِ اَوْ لَآ اَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَىْ رَبِّىْ مَخَافَةَ اَنْ يَّبْعَثَ بِىْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى اُمَّتِىْ مِنْ بَعْدِىْ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِىْ اُمَّتِىْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ فَمَا اَزَالُ اَشْفَعُ حَتّٰى اُعْطٰى صَكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ حَتّٰى اَنَّ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ يَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ مَاتَرَكْتَ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِىْ اُمَّتِكَ مِنْ نِّقْمَةٍ"[2]

ترجمہ: انبیا کے لیے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے، وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر باقی رہے گا کہ میں اس پر جلوس نہ فرماؤں گا بلکہ اپنے رب کے حضور سروقد کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری اُمّت میرے بعد رہ جائے۔ پھر عرض کروں گا اے رب میرے، میری اُمّت میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے؟ میں تیری اُمّت کے ساتھ کیا کروں؟ عرض کروں گا اے رب میرے! ان کا حساب جلد فرما دے، پس میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے ان کی رہائی کی چٹھیاں ملیں گی۔ جنہیں دوزخ بھیج چکے تھے یہاں تک کہ مالک داروغۂ دوزخ عرض کرے گا: "اے محمد! آپ نے اپنی اُمّت

---

[1] المعجم الاوسط حدیث ۳۸۵۷، مکتبۃ المعارف ریاض، ۴/۵۰۳

[2] المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، باب الانبیاء منابر من ذھب دارالفکر بیروت، ۱/۶۵ و ۶۶

میں رب کا غضب نام کو نہ چھوڑا۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ بَارِکْ عَلَیْہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ''

**(حدیث ۱۶/)** بخاری ومسلم ونسائی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد بسند حسن اور بخاری، تاریخ میں اور بزار اور طبرانی وبیہقی وابونعیم حضرت عبداللہ ابن عباس اور احمد بسند حسن اور بزار بسند جید ودارمی وابن شیبہ وابویعلیٰ وابونعیم وبیہقی حضرت ابوذر اور طبرانی، معجم اوسط میں بسند حضرت ابوسعید خدری اور کبیر میں حضرت سائب ابن یزید اور احمد باسناد حسن اور ابن ابی شیبہ وطبرانی حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی: ''وَاللَّفْظُ لِجَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَیْتُ مَالَمْ یُعْطَ اَحَدٌ قَبْلِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُعْطِیْتُ الشَّفَاعَۃَ''[1]

ترجمہ: اور لفظ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا''۔ یہاں تک فرمایا کہ ''مجھے شفاعت دی گئی''۔ (ت)

ان چھؤں حدیثوں میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضور شفیع المذنبین ارشاد فرماتے ہیں کہ میں شفیع مقرر کردیا گیا اور شفاعت خاص مجھ ہی کو عطا ہوگی میرے سوا کسی نبی کو یہ منصب نہ ملا۔

**(حدیث ۲۲/، ۲۳)** ابن عباس وابوسعید وابوموسی سے انہیں حدیثوں میں وہ مضمون بھی ہے جو احمد وبخاری ومسلم نے انس اور شیخین نے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) سے روایت کیا کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَۃً قَدْ دَعَا بِھَا فِیْ اُمَّتِہٖ وَاسْتُجِیْبَ لَہٗ (وھذا اللفظ لانس ولفظ ابی سعید) لَیْسَ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اُعْطِیَ دَعْوَۃً

---

[1] صحیح بخاری، کتاب التیمم وقولہ تعالیٰ فلم تجدوا ماء، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۴۸

صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جعلت لی الارض مسجدا، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/ ۶۲

فَتَعَجَّلَهَا (ولفظ ابن عباس) لَمْ يَبْقَ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ لَهُ (رجعنا الی لفظ انس والفاظ الباقین کمثله معنی) قَالَ وَاِنِّيْ اِخْتَبَأْتُ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(زاد ابو موسیٰ) جَعَلْتُهَا لِمَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِيْ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا"۔[1]

ترجمہ: یعنی انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اگرچہ ہزاروں دعائیں قبول ہوتی ہیں مگر ایک دعا انہیں خاص جنابِ باری تعالیٰ سے ملتی ہے کہ جو چاہو مانگ لو، بے شک دیا جائے گا، تمام انبیا آدم سے عیسیٰ تک (علیہم السلام) سب اپنی اپنی وہ دعا دنیا میں کر چکے اور میں نے آخرت کے لیے اٹھا رکھی، وہ میری شفاعت ہے، میری اُمّت کے لیے قیامت کے دن میں نے اسے اپنی ساری اُمّت کے لیے رکھا ہے جو ایمان پر دنیا سے اٹھی۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا بِجَاهِهٖ عِنْدَكَ اٰمِیْنَ۔

اللہ اکبر! اے گنہ گاران اُمّت! کیا تم نے اپنے مالک ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ کمال رأفت ورحمت اپنے حال پر نہ دیکھی کہ بارگاہ الٰہی عز جلالہ سے تین سوال حضور کو ملے کہ جو چاہو مانگ لو عطا ہوگا، حضور نے ان میں سے کوئی سوال اپنی ذات پاک کے لیے نہ رکھا، سب تمہارے ہی کام میں صرف فرمادیے، دو سوال دنیا میں کیے وہ بھی تمہارے ہی واسطے تیسرا آخرت کو اٹھا رکھا، وہ تمہاری اس عظیم حاجت کے واسطے جب اس مہربان مولیٰ رؤف ورحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی کام آنے والا، بگڑی بنانے والا نہ ہوگا، حق فرمایا حضرت حق عزوجل نے: "عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ"۔[2] ان پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان۔ (ت)

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب قول اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۹۳۲
صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات الشفاعۃ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۱/۱۱۳

[2] القرآن الکریم، ۹/ ۱۲۸۔

واللہ العظیم! قسم اس کی جس نے انہیں آپ پر مہربان کیا ہرگز ہرگز کوئی ماں اپنے عزیز پیارے اکلوتے بیٹے پر زنہار اتنی مہربان نہیں جس قدر وہ اپنے ایک امتی پر مہربان ہیں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) الٰہی تو ہمارا عجز وضعف اور ان کے حقوق عظیمہ کی عظمت جانتا ہے، اے قادر! اے واجد! اے ماجد! ہماری طرف سے ان پر اور ان کی آل پر وہ برکت والی درودیں نازل فرما جو ان کے حقوق کو وافی ہوں اور ان کی رحمتوں کو مکافی۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ قَدْرَ رَأْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ بِاُمَّتِهٖ وَقَدْرَ رَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ بِهٖ'' آمِیْنَ اِلٰهَ الْحَقِّ آمِیْنَ

اے اللہ! درود وسلام اور برکت نازل فرما آپ پر، آپ کی آل پر اور آپ کے اصحاب پر جتنا کہ وہ اپنی امت پر مہربان ہیں اور جس قدر تو ان پر مہربان ہے۔ اے معبود برحق! ہماری دعا قبول فرما۔ (ت)

سبحان اللہ! امتیوں نے ان کی رحمتوں کا یہ معاوضہ رکھا کہ کوئی افضلیت میں تشکیکیں نکالتا ہے، کوئی ان کی شفاعت میں شبہ ڈالتا ہے، کوئی ان کی تعریف اپنی سی جانتا ہے، کوئی ان کی تعظیم پر بگڑ کر کرّاتا ہے، افعال محبت کا بدعت نام، اجلال وادب پر شرک کے احکام! اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ٥ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، عن قریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں اور اللہ بلند وعظیم کی توفیق کے بغیر نہ تو گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت۔ (ت)

**(حدیث ۲۴)** صحیح مسلم میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے مجھے تین سوال عطا فرمائے، میں نے دو بار تو دنیا میں عرض کر لی ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ'' الٰہی میری اُمّت کی مغفرت فرما، الٰہی میری اُمّت کی مغفرت فرما، وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمِ

یَّرْغَبُ اِلَیَّ فِیْهِ الْخَلْقُ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ [1]

اور تیسری عرض اس دن کے لیے اٹھا رکھی جس میں تمام مخلوق الٰہی میری طرف نیاز مند ہوگی یہاں تک کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام۔ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

**(حدیث ۲۵)** بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب سے عرض کی تو نے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو یہ یہ فضائل بخشے۔ رب عز مجدہ نے فرمایا:

اَعْطَیْتُكَ خَیْرًا مِّنْ ذٰلِكَ (اِلٰی قَوْلِهٖ) خَبَأْتُ شَفَاعَتَكَ وَلَمْ اَخْبَأْهَا لِنَبِیٍّ غَیْرِكَ" [2] ترجمہ: میں نے تجھے جو عطا فرمایا وہ ان سب سے بہتر ہے۔ میں نے تیرے لیے شفاعت چھپا رکھی اور دوسرے کو نہ دی۔

**(حدیث ۲۶:)** ابن ابی شیبہ وترمذی بافادۂ تحسین وتصحیح اور ابن ماجہ وحاکم بحکم تصحیح حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَیْرَ فَخْرٍ" [3] ترجمہ: قیامت کے دن میں انبیا کا پیشوا اور ان کا خطیب اور ان کا شفاعت والا ہوں گا اور یہ کچھ فخر کی راہ سے نہیں فرماتا۔

**(حدیث ۲۷ تا ۴۰)** ابن منیع حضرت زید ابن ارقم وغیرہ چودہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِهَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَهْلِهَا [4]

---

[1] مسند احمد بن حنبل عن ابی بن کعب، المکتب الاسلامی بیروت، ۵/ ۱۲۷

[2] الشفا بتعریف حقوق المصطفٰے، الباب الثالث، الفصل الاول، المطبعۃ الشرکۃ الصحافیۃ، ۱/ ۱۳۴

[3] جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب ذکر الشفاعۃ، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص: ۳۳۰

[4] کنز العمال بحوالہ ابن منیع عن زید بن ارقم الخ، حدیث ۳۹۰۵۹، موسسۃ الرسالہ بیروت، ۱۴/ ۳۹۹

ترجمہ: میری شفاعت روز قیامت حق ہے جو اس پر ایمان نہ لائے گا اس کے قابل نہ ہوگا "منکرِ مسکین اس حدیث متواتر کو دیکھے اور اپنی جان پر رحم کر کے شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

" اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّکَ ھَدَیْتَ فَآمَنَّا بِشَفَاعَةِ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلْنَا مِنْ اَھْلِھَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا اَھْلَ التَّقْوٰی وَاَھْلَ الْمَغْفِرَةِ وَاجْعَلْ اَشْرَفَ صَلَوَاتِكَ وَاَنْمٰی بَرَکَاتِكَ وَ اَزْکٰی تَحِیَّاتِكَ عَلٰی ھٰذَا لْحَبِیْبِ الْمُجْتَبٰی وَشَفِیْعِ الْمُرْتَجٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَائِماً اَبَداً آمین آمین یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ"

اے اللہ تو جانتا ہے، بے شک تو نے ہدایت عطا فرمائی ہے، تو ہم تیرے حبیب محمد مصطفے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت پر ایمان لائے ہیں ۔اے اللہ! تو ہمیں دنیا وآخرت میں لائق شفاعت بنا دے۔

اے تقوی ومغفرت والے! اپنا افضل درود، اکثر برکات اور پاکیزہ تحیات بھیج اس منتخب محبوب پر جس کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

اے بہترین رحم فرمانے والے! ہماری دعا کو قبول فرما اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

☆☆☆

نوٹ:

یہ رسالہ فتاوی رضویہ مترجم مطبوعہ مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات سے اخذ کیا گیا ہے۔(ادارہ)